19890
٧١٢

١

محترم جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرا اپنی بیوی سے جھگڑا ہو رہا تھا، جھگڑے کے دوران میرے منہ سے دو مرتبہ یہ الفاظ نکلے "میں تمہیں طلاق دیتا ہوں" اور تیسری مرتبہ یہ الفاظ کہے: "میں تمہیں طلا" اس کے ساتھ میرے داماد نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا، اور میں نے مزید کچھ نہیں کہا۔ یہ میرا حلفیہ بیان ہے۔

میرے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ طلاق ہوئی یا نہیں؟ اور اگر ہوئی تو کتنی ہوئیں؟

والسلام

زاھد

معین آباد ماڈل کالونی ملیر

رابطہ نمبر: 0315-8497660

دار الافتاء
فتوی نمبر ٢٢/٢٠٥٢

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صورتِ مسئولہ میں آپ کا اپنی بیوی کو دو مرتبہ یہ الفاظ "میں تمھیں طلاق دیتا ہوں" کہنے سے آپ کی بیوی پر دو طلاقِ رجعی واقع ہو چکی ہیں، اور تیسری مرتبہ میں اگر واقعۃً آپ نے طلاق کا مکمل جملہ نہیں بولا تھا بلکہ صرف اتنے الفاظ کہے تھے کہ "میں تمھیں طلا" جیسا کہ آپ کے بیان میں صراحت ہے، اور تیسری مرتبہ میں "دی، دیتا ہوں" وغیرہ الفاظ نہیں کہے تھے تو اس صورت میں تیسرا جملہ چونکہ ناقص ہے اس لئے اس کی وجہ سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی ہے، لہٰذا اگر آپ نے مذکورہ واقعہ سے پہلے یا اس کے بعد اپنی مذکورہ بیوی کو کوئی طلاق نہیں دی ہے تو آپ عدت کے اندر رجوع کر سکتے ہیں، اور اگر عدت کے اندر رجوع نہیں کیا تو عدت کے بعد دوبارہ ازدواجی تعلق بحال کرنے کے لئے شرعی گواہوں کے سامنے باہمی رضامندی سے نئے مہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کرنا لازم ہوگا، یہ بھی یاد رہے کہ آئندہ آپ کو صرف ایک طلاق دینے کا اختیار ہوگا۔ (کذا فی التبویب: ٣٦/٧٤٣و٢١/٨٧٦)

فتاوى قاضيخان – (١ / ٢٢٩)

رجل قال لامرأته أنت طال ونوى به الطلاق يقع الطلاق ولو قال أنت طاق لا يقع شيء وإن نوى لأن حذف آخر الكلام معتاد في العرب وقال الفقيه أبو القاسم رحمه الله تعالى لو أن عجمياً قال ذلك بالفارسية وحذف الحرف الآخر لا يقع وأن نوى لأنه غير معتاد في العجم ولهذا قالوا لو قال لعبده توازا ولم يذكر الذال لا يعتق وأن نوى ....رجل أراد أن يقول لامرأته أنت طالق ثلاثاً فلما قال أنت طالق أخذ إنسان فمه أو مات يقع واحدة

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٣،٢٤٤)

فنحو أنت طالق إن لغو به يفتى .

(قوله لغو) أى فلا تطلق لأنه ما أرسل الكلام إرسالا وكذا لو قال أنت طالق ثلاثا لولا أو إلا أو إن كان أو إن لم يكن بحر (قوله به يفتى) هو قول أبى يوسف ، وقال محمد تطلق للحال بحر .

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٣/ ٢٨٧،٢٨٨)

(وَلَوْ مَاتَ) الزَّوْجُ أَوْ أَخَذَ أَحَدٌ فَمَهُ قَبْلَ ذِكْرِ الْعَدَدِ (وَقَعَ وَاحِدَةٌ) عَمَلًا بِالصِّيغَةِ لِأَنَّ الْوُقُوعَ بِلَفْظِهِ لَا بِقَصْدِهِ.

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

(قَوْلُهُ عِنْدَ ذِكْرِ الْعَدَدِ) أَيْ عِنْدَ التَّصْرِيحِ بِهِ، فَلَا يَكْفِي قَصْدُهُ كَمَا يَأْتِي فِيمَا لَوْ مَاتَ أَوْ أَخَذَ أَحَدٌ فَمَهُ فَافْهَمْ............ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

خالد خان

خالد خان

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۴/ جمادی الثانیہ/ ۱۴۴۰ھ

۲۰/ فروری/ ۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۴/ جمادی الثانیہ/ ۱۴۴۰ھ

۲۰/ فروری/ ۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵/ جمادی الثانیہ/ ۱۴۴۰ھ

۲۱/ فروری/ ۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

محمد یعقوب

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۴/ جمادی الثانیہ/ ۱۴۴۰ھ

20/ فروری/ ۲۰۱۹ء

Scanned by CamScanner